Quarterly Research Journal "Al-Marsoos", Volume 03, Issue 01, Jan-Mar 2025

AL-MARSOOS

ISSN(P): 2959-2038 / ISSN(E): 2959-2046

https://www.al-marsoos.com

تفسیر بیان القرآن میں تعمیر مسجد نبوی سے متعلق مباحث سیرت کا سیرت ابن ہشام کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

Analysis of Discussions on the Construction of Masjid al-Nabawi in *Tafseer Bayan-ul-Quran* in Light of *Seerat Ibn Hisham*

ABSTRACT

This study analyzes the discussions on the construction of Masjid al-Nabawi in *Tafseer Bayan-ul-Quran* in the light of *Seerat Ibn Hisham*. The construction of Masjid al-Nabawi marks a significant milestone in Islamic history, serving not only as a place of worship but also as the center of Islamic social and political life. The research analyzes the views presented by Dr. Israr Ahmed in *Tafseer Bayan-ul-Quran* regarding the location and construction of Masjid al-Nabawi and compares them with the historical accounts provided in *Seerat Ibn Hisham*. The aim of this research is to harmonize the historical details of *Seerat Ibn Hisham* with the discussions in *Tafseer Bayan-ul-Quran* and to highlight areas of agreement and divergence between these two sources. Previous studies have examined different aspects of the construction of Masjid al-Nabawi in isolation; however, this research integrates both historical and exegetical perspectives to provide a comprehensive analysis. The study finds that Dr. Israr Ahmed's interpretation in *Tafseer Bayan-ul-Quran* assigns deeper spiritual significance to certain details, whereas *Seerat Ibn Hisham* places greater emphasis on historical and factual narratives. This analysis offers new insights into the topic and demonstrates how various dimensions of Islamic history and exegesis complement one another. This research is expected to be highly beneficial for scholars, students, and anyone interested in Islamic history and Quranic exegesis.

Keywords: *Tafseer Bayan-ul-Quran*, Construction of Masjid al-Nabawi, Seerat Studies, Ibn Hisham, Research Analysis.

AUTHORS

Gulam Mustafa*
PhD Scholar, department of Fiqh and Sharia, The Islamia University of Bahawlpur.

Mamoon Ur Rehman hammad**
M.Phil Scholar, Institute of Islamic Studies Mirpur University of science and Technology Mirpur AJK .

Aziz Ul Hassan****
Alumni Department of Islamic & Arabic Studies University of Swat:
azizulhassan4400@gmail.com

Date of Submission: 28-11-2024
Acceptance: 04-01-2025
Publishing: 15-01-2025

Web: https://www.al-marsoos.com/
OJS: https://www.al-marsoos.com/index.php/AMRJ/about
e-mail: editor@al-marsoos.com

****Correspondence Author:***
Gulam Mustafa*PhD Scholar, department of Fiqh and Sharia ,The Islamia University of Bahawlpur.*

یہ تحقیقی مطالعہ تفسیر بیان القرآن میں تعمیر مسجد نبوی سے متعلق مباحث کو سیرت ابن ہشام کی روشنی میں تفصیل سے جانچنے کی کوشش کرتا ہے۔
مسجد نبوی کی تعمیر اسلامی تاریخ کا ایک اہم سنگ میل ہے، جو نہ صرف ایک عبادت گاہ تھی بلکہ اسلامی معاشرتی اور سیاسی زندگی کا مرکز بھی تھی۔
اس تحقیق میں ڈاکٹر اسرار احمد کی تفسیر بیان القرآن میں مسجد نبوی کے مقام اور تعمیر سے متعلق دیے گئے بیانات کا تجزیہ کیا گیا ہے اور ان کا تقابلی مطالعہ سیرت ابن ہشام کے حوالے سے کیا گیا ہے۔
تحقیق کا مقصد یہ ہے کہ سیرت ابن ہشام کی تاریخی تفصیلات کو تفسیر بیان القرآن کے مباحث سے ہم آہنگ کرتے ہوئے ان پہلوؤں کو نمایاں کیا جائے جن پر دونوں مصادر میں اتفاق یا اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس سے قبل کی تحقیقات میں مسجد نبوی کی تعمیر کے مختلف پہلوؤں کو الگ الگ دیکھا گیا ہے، تاہم اس تحقیق میں سیرت اور تفسیر دونوں کو ملا کر جامع تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔
تحقیق کے دوران یہ دیکھا گیا کہ ڈاکٹر اسرار احمد کی تفسیر میں بعض تفصیلات کو زیادہ معنوی رنگ دیا گیا ہے، جب کہ سیرت ابن ہشام میں تاریخی اور واقعاتی حقائق کو زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ یہ مطالعہ اس موضوع پر نئی بصیرت فراہم کرتا ہے اور اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ کس طرح اسلامی تاریخ اور تفسیر کے مختلف پہلو ایک دوسرے کو تقویت دیتے ہیں۔

اہمیت

مسجد نبوی کی تعمیر اسلامی تاریخ میں ایک عظیم الشان اور بنیادی اہمیت کی حامل ہے، جو نہ صرف دینی بلکہ سیاسی اور سماجی پہلوؤں سے بھی ایک مرکزی مقام رکھتی ہے۔ یہ مسلمانوں کی اجتماعی اور دینی زندگی کا محور تھی، جہاں عبادات کے ساتھ ساتھ اسلامی ریاست کے سیاسی، سماجی، اور تعلیمی امور بھی انجام پاتے تھے۔

اس تحقیقی مقالے کا مقصد ڈاکٹر اسرار احمد کی تفسیر بیان القرآن میں مسجد نبوی کی تعمیر سے متعلق مباحث کو سیرت ابن ہشام کی تاریخی تفصیلات کی روشنی میں جانچنا ہے۔ اس تحقیق میں دونوں مصادر کے تشریحی اور تاریخی پہلوؤں کا تقابلی مطالعہ کیا جائے گا تاکہ ان میں موجود اختلافات اور اتفاقات کو نمایاں کیا جا سکے۔

یہ مطالعہ اس امر کو اجاگر کرتا ہے کہ اسلامی تاریخ اور تفسیر کے ماخذ ایک دوسرے کو کیسے تقویت دیتے ہیں اور دین کی عملی شکل کو بہتر طور پر سمجھنے میں کس طرح مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

مفروضہ

یہ تحقیق اس مفروضے پر مبنی ہے کہ ڈاکٹر اسرار احمد کی تفسیر بیان القرآن میں مسجد نبوی کی تعمیر سے متعلق مباحث سیرت ابن ہشام کی تاریخی تفصیلات کے ساتھ ہم آہنگ ہیں، تاہم کچھ تشریحی فرق تاریخی اور معنوی تناظر کے باعث پیدا ہوئے ہیں۔

اس مفروضے کو سچ ثابت کرنے کے لیے درج ذیل سوالات ترتیب دیئے گئے ہیں:

سوالاتِ تحقیق:

1. تفسیر بیان القرآن میں مسجد نبوی کی تعمیر سے متعلق کیا مباحث پیش کیے گئے ہیں؟
2. سیرت ابن ہشام میں مسجد نبوی کی تعمیر کی تاریخی تفصیلات کیا ہیں؟
3. تفسیر بیان القرآن اور سیرت ابن ہشام کے مباحث میں کیا اہم اتفاقات یا اختلافات پائے جاتے ہیں؟

ان سوالات کے جامع جوابات تلاش کرنے کے لیے درج ذیل مقاصد تشکیل دیئے گئے ہیں:

مقاصدِ تحقیق:

1. ڈاکٹر اسرار احمد کی تفسیر بیان القرآن میں مسجد نبوی کی تعمیر کے مباحث کا تجزیہ کرنا۔
2. سیرت ابن ہشام کی روشنی میں مسجد نبوی کی تعمیر کی تاریخی تفصیلات کا مطالعہ کرنا۔
3. دونوں مصادر کے درمیان موجود اختلافات اور اتفاقات کو واضح کرنا۔

مسجد نبوی اسلام کی دوسری مقدس ترین مسجد ہے، جو مدینہ منورہ میں واقع ہے اور مسلمانوں کے لیے بے حد اہمیت رکھتی ہے۔ اس کی بنیاد حضرت محمد ﷺ نے ہجرت کے بعد رکھی، جو مسلمانوں کی پہلی جماعت اور اسلامی ریاست کا مرکز بنی۔ مسجد نبوی میں روضۂ رسول ﷺ واقع ہے، جہاں حضرت محمد ﷺ کا مزار موجود ہے، اور یہ جگہ مسلمانوں کے لیے زیارت کا مقام ہے۔ رسول اللہؐ نے مدینہ منورہ[1] میں نزول بروز جمعہ 12 ربیع الاول 1 ھجری بمطابق 622ء کو حضرت ابو ایوب انصاری[2] کے گھر کے سامنے فرمایا۔ اور ساتھ یہ بھی فرمایا تھا کہ یہی میری منزل ہو گی۔ بعد میں آپؐ وہاں سے منتقل ہو گئے۔ ہجرت مدینہ کے بعد آپؐ نے جو پہلا قدم اُٹھایا وہ مسجد نبوی کی تعمیر کا تھا۔ اس کے لیے آپؐ نے وہی جگہ کا انتخاب فرمایا جہاں آپؐ کی اُونٹنی بیٹھی تھی۔ یہ زمین دو یتیم بچوں کی تھی۔ آپؐ نے ان سے یہ زمین قیمتاً خریدی اور مسجد نبوی کی تعمیر فرمائی اور اس تعمیر میں بنفس نفیس شرکت بھی فرمائی۔[3] ذیل میں ہم تعمیر مسجد نبوی سے متعلق "تفسیر بیان القرآن" میں مذکور مباحثِ سیرت تفصیلاً ذکر کر کے ان مباحث سیرت کا "سیرت ابن ہشام" کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ پیش کریں گے۔

تعمیر مسجد نبویؐ بیان القرآن کی روشنی میں

ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے تعمیر مسجد نبوی کا تذکرہ ایک تو سورۃ الحج کی آیت 41 کی تفسیر و تشریح میں کیا ہے جو کہ ان کے بقول اس منشورِ الٰہی کا پہلا شق تھا جو اللہ کی طرف سے ان کو عطا کیا گیا تھا۔ اور دوسری جگہ سورۃ الانفال میں غزوہ بدر کا پس منظر ذکر کرتے ہوئے کیا ہے۔ چنانچہ آپؒ سورۃ الحج کی ذیل آیت کی تفسیر لکھتے ہوئے رقمطراز ہیں

"اَلَّذِينَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ-----[4]

---

[1] مدینہ منورہ کا پرانا نام یثرب تھا۔ حضورؐ نے جب ہجرت فرمائی تو اس کا نام مدینہ رکھا۔ یہ مکہ مکرمہ سے تقریباً تین سو میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ سطح سمندر سے تقریباً 600 میٹر کی بلندی پر ہے۔ مسجد نبویؐ بھی یہاں واقع ہے۔ یاقوت الحموی، معجم البلدان، 1/5

[2] آپ کا اسم گرامی خالد بن زید بن کلیب اور کنیت ابو ایوب ہے۔ سب سے پہلے مدینہ منورہ میں نبی کریمؐ کی میزبانی کا شرف حاصل کرنے والے خوش نصیب بھی آپؓ ہیں۔ (طبقات ابن سعد، ج3/368-369)

[3] مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری، الرحیق المختوم، مکتبہ سلفیہ لاہور، ص:254

[4] الحج، الآیۃ:41

"تمکن "کا ذکر اس سے پہلے سورۃ یوسف میں حضرت یوسفؑ کے حوالے سے گزر چکا ہے کہ ہم نے یوسفؑ کو زمین میں تمکن عطا فرمایا تو جب ہم اپنے ان مؤمن بندوں کو کسی خطہ میں اقتدار عطا کریں گے تو ان کا لائحہ عمل کیا ہو گا؟

"اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ "وہ نماز قائم کریں گے یعنی مومنین کو اگر زمین میں اقتدار مل جائے تو وہ اپنی پہلی ترجیح کے طور پر نماز کا نظام قائم کریں گے۔ چنانچہ رسول اللہؐ نے مدینہ پہنچتے ہی جمعہ کے قیام کا اہتمام فرمایا اور اقامتِ صلاۃ کے لیے ترجیحی بنیادوں پر مسجد نبوی کی تعمیر کی۔

"وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَہَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ"۔وہ زکوٰۃ ادا کریں گے یعنی نماز کے بعد باقاعدہ زکوٰۃ کا نظام قائم کیا جائے گا تاکہ معاشرے کے غریب اور لاچار طبقہ سے تعلق رکھنے والے افراد کی کفالت کا بندوبست کیا جائے۔ اور وہ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ اگر یہ روایت صحیح ہے کہ مذکورہ آیات مبارکہ سفر ہجرت کے دوران نازل ہوئی تھیں تو پھر یہ آیت خصوصی طور پر حضورؐ کے مدینہ منورہ تشریف فرمانے کے فوراً بعد کی صورت حال کے لیے ایک منشور کا درجہ رکھتی ہے۔ کیوں کہ عن قریب حضورؐ کا مدینہ منورہ میں ورود ایک بے تاج بادشاہ اور ایک عظیم مربی کی حیثیت سے ہونے والا تھا اور مدینہ منورہ پہنچتے ہی آپ کو سارے اختیارات اور اقتدار ملنے والا تھا۔ رب ذوالجلال نے پہلے سے بتادیا کہ اس صورتِ حال میں آپ کی ترجیحات کیا ہوں گی۔ چنانچہ آج کل جس طرح ہر سیاسی پارٹی الیکشن سے پہلے اپنا دستور اور منشور جاری کرتی ہے کہ برسرِ اقتدار آنے کی صورت میں ہماری ترجیحات کیا ہوں گی۔ اسی طرح اللہ رب العزت نے اس آیتِ مبارکہ میں اہل ایمان کو ایک عظیم منشور عطا کر دیا ہے کہ کسی ملک میں حکومت اور اقتدار ملنے کی صورت میں انہیں کون کون سے اُمور ترجیحی بنیادوں پر انجام دینے ہوں گے۔ یہ وہ خاص آیات (38 تا 41) ہیں جن کی وجہ سے بعض لوگ اس سورت کو مدنی سورت سمجھتے ہیں البتہ درست موقف یہ ہے کہ یہ آیاتِ مبارکہ یا تو اثنائے سفر میں نازل ہوئیں یا نبی کریمؐ کے مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد۔[5]

چونکہ منشورِ الٰہی کی پہلی شق اقامتِ الصلاۃ سے متعلق تھا۔ چنانچہ حضورؐ نے مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد سب سے پہلا جو کام کیا وہ تعمیر مسجد نبوی کا تھا۔ آپؐ نے سب سے پہلے اس مسجد کے لیے جگہ کا انتخاب فرمایا پھر تعمیر کا آغاز کر دیا۔ اس تعمیر میں آپؐ نے بنفس نفیس شرکت فرمائی جو کہ ایک بہت قابل غور پہلو ہے۔ آپؐ نے ایک کارکن اور مزدور کی حیثیت سے اس تعمیر میں حصہ لے کر اپنے آباؤاجداد حضرت ابراہیم اور اسماعیلؑ کی اس عظیم سنت کی تجدید فرمائی جس کا ذکر سورۃ البقرۃ آیت نمبر (127) میں بیت اللہ شریف کی بنیادیں اٹھانے میں موجود ہے۔ یعنی جس طرح بیت اللہ شریف کی بنیادیں حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیلؑ نے اٹھائی تھیں اسی طرح تعمیر مسجد نبوی میں خاتم النبین حضرت محمدؐ کی توانائی اور پسینہ بھی شامل ہے۔[6]

اسی طرح ڈاکٹر صاحب مسجد نبوی کے بارے میں غزوہ بدر کا پس منظر ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہجرت کے بعد رسول اللہؐ نے خصوصی طور پر شہر کے داخلی استحکام پر توجہ فرمائی۔ آپؐ نے اس سلسلے میں پہلے چھ ماہ میں تین اہم ترین امور سرانجام دیے۔ سب سے پہلے آپؐ نے مسجد نبوی کی تعمیر مکمل کروائی جس کی نتیجے میں آپؐ کو ایک ایسا مرکز میسر آگیا جو بیک وقت ایک گورنمنٹ سیکریٹریٹ بھی تھا، ایک پارلیمنٹ ہاوس بھی تھا، ایک دار العلوم، ایک خانقاہ اور ایک عبادت گاہ بھی تھا۔ جس سے آپؐ یہ تمام امور بہت احسن طریقے سے سرانجام دیتے تھے۔[7] اور یہ

---

[5] بیان القرآن، 5/138-139

[6] ڈاکٹر اسرار احمد، منہج انقلاب نبویؐ کا اجمالی مطالعہ، مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور، ص:123-124

[7] بیان القرآن، 3/209

سب آپ ؐ کی اس دعا کا نتیجہ تھا جس کی تلقین اللہ رب العزت نے ہجرت کی وقت فرمائی تھی، چنانچہ سورۃ الاسریٰ ایت (80) میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے چنانچہ باری تعالیٰ فرماتا ہے:

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا[8]

ڈاکٹر صاحب اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ یہ اصل میں ہجرت مدینہ کی دعا ہے۔ جب آپ ؐ کو ہجرت کا حکم ہوا تو ساتھ ہی یہ تعلیم بھی فرمادی گئی کہ آپ کہہ دیجئے اے رب کریم! جہاں بھی آپ مجھے داخل فرمائے (یعنی مدینہ منورہ) میں بہت عزت و احترم کے ساتھ داخل فرمادیں اور یہاں سے اگر مجھے نکالنا ہو تو باعزت طریقے سے نکالنا اور یہاں مکہ سے مجھے نکالنا۔ اور خصوصی طور پر مجھے اپنے مدد سے قوت و طاقت نصیب فرما۔ یعنی اب مدینہ منورہ میں جس نئے دور کا آغاز ہونے والا ہے اس میں دین اسلام کے غلبے کے سارے اسباب پیدا فرما اور مجھے وہ قوت وطاقت اور اقتدار فرما جس سے دین اسلام عملی تنفیذ کا کام آسان ہو جائے۔ مذکورہ دعا میں آپ ؐ سے بعینہ وہی کچھ طلب کرنے کی تلقین کی جا رہی ہے جو بہت جلد ہی آپ ؐ کو ملنے والا تھا۔[9] چنانچہ آپ ؐ کا مدینہ منورہ میں ایک عظیم بادشاہ کی طرح استقبال ہوا جس پر تاریخ عالم گواہ ہے۔ اوس اور خزرج[10] نے آپ ؐ کو اپنا حاکم تسلیم کیا۔ مدینہ میں آباد یہودیوں کے تین بڑے قبائل ایک معاہدیں کے ذریعے آپ ؐ کے تابع ہوگئے اور یوں آپ ؐ مدینہ منورہ میں داخل ہوتے ہی وہاں کے بے تاج بادشاہ بن گئے[11]۔

باحث کی نظر میں ڈاکٹر صاحب کی رائے کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جو مسند احمد کے حوالے سے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے چنانچہ فرماتے ہیں"عن ابن عباس قال :کان النبی ﷺ بمکۃ ثم امر بالھجر،فانزل اللهِ تعالیٰ:(وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا۔ حضرت حسن بصری ؒ فرماتے ہیں کہ کفار مکہ نے مشورہ کیا کہ آپ ؐ کو قتل کر دیں، یا قید کر دیں، یا وطن سے نکال دیں۔ پس اللہ تعالیٰ کا یہ ارادہ ہوا کہ اہل مکہ کو ان کی بد اعمالیوں کا مزہ چکھادے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ ؐ کو مدینہ ہجرت کرنے کا حکم فرمایا۔ اور حکم دیا کہ غلبے اور مدد کی دعا ہم سے طلب کرو۔ چنانچہ اس دُعا پر اللہ تعالیٰ نے فارس اور روم کی بادشاہت اور عزت دینے کا فیصلہ کیا۔[12]

تعمیر مسجد نبوی میں مذکورہ مباحث سیرت کو "بیان القرآن" کی روشنی میں تفصیلاً ذکر کرنے کے بعد اب ہم ان مباحثِ سیرت کا "سیرت ابن ہشام" کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ پیش کریں گے۔

---

[8] الاسراء، الآیۃ:80

[9] Raz, A. A., Aorangzaib, S., & Rasool, H. F. (2023). حسنِ اخلاق کی سماجی اہمیت اور تقاضے سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ: Social Importance and Requirements of Good Manners: Analytical study in the light of the Prophet's (PBUH) life. *AL-IDRAK JOURNAL*, *3*(2), 57-77.

[10] خزرج مدینہ منورہ کا ایک قبیلہ تھا۔ اس کا ہمسایہ قبیلہ اوس تھا ان کے مابین ہمیشہ کشید گی رہتی۔ آخر اسلام نے ان دونوں کو گلے ملایا اور یہ سب رسول اللہ ؐ کے انصار بن گئے۔ الانساب، مجلس دائرہ معارف العثمانیہ، حیدر آباد، 1/ 206

[11] بیان القرآن،4/ 325

[12] مختصر تفسیر ابن کثیر، الامام الجلیل الحافظ عماد الدین ابی الفداء اسماعیل بن کثیر الدمشقی (م،774ھ) ط، جدیدہ، مکتبہ، دار الاحیاء التراث العربی،2/ 401-402

تعمیر مسجد نبویؐ سیرت ابن ہشام کی روشنی میں

ابن ہشامؒ تعمیر مسجد نبوی بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ عبد الملک بن مروان[13] سے مروی ہے۔ اُنہوں نے کہا ہمیں زیاد بن عبد اللہ البکائیؒ نے محمد بن اسحاقؒ کی روایت سنائی۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ پیر کے دن 12 ربیع الاول کو مدینہ منورہ تشریف لائے۔ مسجد کے لیے زمین کی حصولی کے بارے میں ابن ہشامؒ لکھتے ہیں کہ جب حضورؐ کی اونٹنی (جس کا نام قصویٰ تھا) مدینہ منورہ پہنچی تو مسجد کے دروازے کے پاس بیٹھ گئی جہاں اُن دنوں بنی نجار کی شاخ بنی مالک بن نجار کے دو یتیم لڑکوں سہل و سہیل کی کھجور کے سکھانے کی جگہ تھی جو معاذ بن عفراء کے زیر پرورش تھے اور وہ اُونٹنی اسی حالت میں کہ رسول اللہؐ اس پر تشریف فرما ہیں بیٹھ گئی تو آپؐ اس سے اُترے نہیں، پھر اس نے چھلانگ ماری اور کچھ دور نہیں گئی۔ رسول اللہؐ نے اس کی نکیل اسی پر رکھ دی اس کو اس کی نکیل کے ذریعہ کسی جانب موڑا بھی نہیں آخر وہ اپنے پیچھے کی جانب پلٹی اور لوٹ کر وہیں آئی جہاں وہ پہلے بار بیٹھی تھی۔ اور اپنی گردن نیچے رکھ دی کہ رسول اللہؐ اس سے اتریں۔ اور ابو ایوب خالد بن زیدؓ نے آپؐ کا پالان اُٹھالیا اور اس کو اپنے گھر میں رکھ دیا۔ رسول اللہؐ نے انہیں کے پاس نزول فرمایا اور مذکورہ بالا کھجور سکھانے کی جگہ کے متعلق آپؐ نے دریافت فرمایا کہ وہ کس کی ہے تو معاذ بن عفراء نے آپ سے عرض کی اے اللہ کے رسول (ﷺ)! یہ مقام عمرو کے دونوں بیٹوں سہل اور سہیل کا ہے جو میرے زیر پرورش ہیں میں اس کے متعلق ان دونوں کو راضی کر لوں گا، آپ اس مقام کو مسجد بنالیجئے۔ چنانچہ حضورؐ نے جگہ کے تعین کے بعد سب سے پہلے مسجد بنانے کا حکم دیا کہ مسجد بنائی جائے اور آپؐ کی مسجد اور سکونت کی جگہ بنانے تک رسول اللہؐ حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے پاس ہی اقامت پزیر رہیں گے اور اس مسجد کے بنانے میں رسول اللہؐ نے خود بنفس نفیس شرکت فرمائی اور مسلمانوں کو اس کے بنانے میں بہت ترغیب دلائی۔ چنانچہ مہاجرین اور انصار نے اس میں خوب کام کیا اور بہت محنت اور مشقت اُٹھائی۔ اسی دوران مسلمانوں میں سے ایک کہنے والے نے کہ:

لئِن قَعَدْنا وَالنَّبِيُّ يَعْمَلُ لذَاكَ مِنَّا الْعَمَلُ الْمُضَلَّلُ

ایسی حالت میں کہ نبی کریمؐ کام میں لگے ہوئے ہیں ہم بیٹھے رہیں تو ہمارا یہ کام گمراہ کن ہو گا۔ اور مسلمان اس کی تعمیر کا کام کرتے وقت یہ رجز پڑھتے جاتے تھے

لا عيشَ إِلَّا عَيْشُ الاخرة اللهم ارحم الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَة

زندگی تو صرف آخرت ہی کی زندگی ہے۔ یا اللہ انصار و مہاجرین پر رحم فرما۔ ابن ہشام نے کہا کہ یہ کلام (نثر) ہے رجز نہیں ہے۔

ابن ہشامؒ ابن اسحاقؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ پھر رسولؐ بھی یہ فرماتے۔

لَا عَيْشَ إِلا عَيْشُ الْآخِرَةَ اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ۔[14]

اسی طرح تعمیر مسجد نبوی کے حوالے سے دیگر سیرت نگاروں نے بھی وہی کچھ ذکر فرمایا ہے جو ابن ہشامؒ سے منقول ہے۔ چنانچہ مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ اپنی کتاب "سیرت مصطفیٰؐ" میں مسجد نبوی کی تعمیر کے حوالے سے رقمطراز ہیں۔

---

[13] آپ کا اسم گرامی ابو عبد الملک مروان بن حکم بن ابی العاص بن امیہ القرشی الاموی ہے۔ آپ 2 ہجری / 624ء کو پیدا ہوئے۔ اور 65 ہجری / 685ء میں دمشق میں وفات پائی۔ الذہبی، سیر اعلام النبلاء، 5 / 475

[14] سیرت النبیؐ ابن ہشام، مترجم، مولوی قطب الدین احمد صاحب محمودی، مکتبہ، اسلامی کتب خانہ فضل الٰہی چوک اردو بازار لاہور، 2 / 109-110

ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں آپ ﷺ کی ناقہ جس جگہ آکر بیٹھی تھی وہ جگہ دو یتیموں کا مربد تھا۔[15] آپ ﷺ نے اس جگہ کے بارے میں دریافت فرمایا تو معلوم ہوا کہ یہ سہل اور سہیل کی ہے۔ آپ ﷺ نے دونوں کو بلایا تا کہ یہ جگہ ان سے خرید کر مسجد بنائیں۔ ان کے چچا نے ان سے گفتگو کی تو اُنہوں نے کہا ہم یہ جگہ بلا کسی عوض آپ ﷺ کی نذر کرتے ہیں۔ لیکن آپ ﷺ نے قبول نہیں فرمایا اور قیمت ادا کر کے خریدی۔ امام زہری ؒ[16] فرماتے ہیں کہ حضور ؐ نے حضرت ابو بکر[17] صدیق ؓ کو حکم دیا کہ اس کی قیمت ادا کریں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ابو بکر ؓ نے دس دینار اس کی قیمت میں ادا کی۔ اس کے بعد اس میں کھجور کے کچھ درخت تھے آپ ﷺ نے اسے کٹوانے اور قبور مشرکین کو ہموار کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ اور پھر کچی اینٹیں بنانے کا حکم فرمایا اور بنفس نفیس تعمیر میں مصروف ہوئے۔ اور وہی اشعار بھی دہرایا جو ابن ہشام ؒ نے ذکر کیے ہیں۔[18]

تفسیر بیان القرآن اور سیرت ابن ہشام کی روشنی میں مذکورہ بحث (تعمیر مسجد نبوی) کو تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد ثابت ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے مذکورہ بحث کو اپنی تفسیر میں ہمارے ذاتی مطالعے کے حد تک بہت اختصار کیساتھ ذکر کیا ہے۔ جو کہ سورۃ الحج کی آیت (41) اور غزوہ بدر کے پس منظر میں مذکور ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی مسجد نبوی کی متعلق تحریر سے یہ اخذ کیا جاتا ہے کہ آپ نے تعمیر مسجد نبوی کو آپ ﷺ کے منشور کا ایک اہم جز قرار دیا ہے۔ گویا ڈاکٹر صاحب کے بیان کے مطابق آپ ﷺ کو جو حکمرانی ملنے والی تھی اس میں تعمیر مسجد نبوی کو نہایت اہم سنگ میل قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ جب مسجد نبوی کی تعمیر مکمل ہوئی تو آپ ﷺ کو ایک ایسا مرکز میسر آگیا جو بیک وقت ایک گورنمنٹ سکرٹریٹ بھی تھا اور پارلیمنٹ ہاوس بھی، دار العلوم اور خانقاہ بھی تھا اور ایک عبادت گاہ بھی۔[19] جس سے آپ ﷺ یہ تمام اُمور بہت احسن طریقے سر انجام فرما رہے تھے۔ اور سیرت ابن ہشام میں مذکورہ بحث کے اکثر احوال کو تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ جو کہ بعد کے سیرت نگاروں نے بھی انہی سے نقل کیا ہے۔ چنانچہ سیرت کی مشہور اور معروف کتاب " الرحیق المختوم " اور " سیرتِ مصطفیٰ " از مولانا ادریس کاندھلوی ؒ میں بھی وہی جیسے الفاظ و اشعار دہرایا ئے گئے ہیں جو سیرت ابن ہشام میں مذکور ہے۔

خلاصہ بحث

- ڈاکٹر صاحب نے رسول ﷺ کا مدینہ منورہ میں ورود مسعود کی تاریخ کا ذکر نہیں فرمایا جبکہ ابن ہشام ؒ نے 12 ربیع الاول بتایا ہے جو کہ اکثر مفسرین اور سیرت نگاروں نے نقل کیا ہے۔
- ابن ہشام ؒ نے مدنیہ منورہ میں آپ ﷺ کی رہائش ابو ایوب انصاری کے ساتھ بیان فرمایا ہے جبکہ ڈاکٹر صاحب اس سے خاموش ہے
- دونوں نے یہ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے سب سے مسجد نبوی کے لیے جگہ کا انتخاب کیا۔

---

[15] مربد کھجور خشک کرنے کی جگہ کو کہتے ہیں

[16] آپ کا نام محمد بن مسلم عبد اللہ بن شہاب الزہری ہیں۔ آپ 51ھ / 671ء میں پیدا ہوئی۔ اور 124ھ / 742ء میں وفات پائے۔ الزرکلی، الاعلام 7 / 97

[17] آپ کا اصل نام عبد اللہ بن ابی قحافہ تمیمی قریشی ہے۔ آپ مردوں میں سب سے ایمان لانے والا خوش قسمت انسان ہے۔ آپ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ، حضرت اسماء اور حضرت عبد الرحمن رضوان اللہ علیہم اجمعین کے والد محترم تھے۔ آپ ؓ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے۔ آپ ؓ ہی نے قرآن کریم کو ایک مصحف میں جمع کیا۔ آپ ؓ سے تقریباً 142 آحادیث نبوی مروی ہیں۔ 63 سال کے عمر میں 13ھ / 584ء کو مدینہ منورہ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ ابن عبد البر ؒ، الاستعاب، 4 / 177، رقم: 2906، ابن الاثیر، اسد الغابہ، 3 / 110، رقم: 3067

[18] سیرت مصطفیٰ، کاندھلوی، 1 / 426

[19] Rasool, H. F., Aziz, A., Usman, H. M., & Kiran, M. (2024). Economic Justice in Islam: A Comprehensive Qur’anic Framework for Equity and Social Harmony in Seerah Perspective. *Tanazur*, *5*(4 (a)), 1-16.

- ابن ہشامؒ نے مسجد نبوی کے لیے زمین کے بارے میں بنو نجار کے دو یتیم لڑکوں سہل اور سہیل کا ذکر فرمایا ہے جو کہ احادیت سے ثابت ہے جبکہ ڈاکٹر صاحب نے اس کا ذکر نہیں فرمایا۔
- تعمیر مسجد نبوی کے بارے میں دونوں نے ذکر کیا ہے کہ حضورؐ نے بنفس نفیس شرکت فرمائی تھی۔
- ڈاکٹر صاحب نے لکھا ہے کہ مسجد نبوی میں آپؐ نماز کے ساتھ ساتھ ریاست کے اہم ترین امور بھی سر انجام فرمارہا تھا جبکہ ابن ہشامؒ نے اس کا ذکر نہیں فرمایا
- ابن ہشامؒ نے مسجد نبوی کی تعمیر میں انصار اور مہاجرین نے خوب محنت اور مشقت اٹھانے کا ذکر فرمایا ہے جبکہ ڈاکٹر صاحب نے اس کا ذکر نہیں فرمایا۔

ان تین اہم امور میں دوسرا اہم کام مواخات کا تھا۔ جس کا ذکر ہم آئندہ فصل میں کریں گے۔

مواخات

تفسیر بیان القرآن میں مواخات سے متعلق مباحث سیرت کا سیرت ابن ہشام کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

جس طرح رسول اللہؐ نے تعمیر مسجد نبوی کا انتظام فرما کر باہمی میل جول و محبت کے ایک مرکز کو وجود بخشا اسی طرح ایک نہایت تابناک اور عجیب کارنامہ بھی سر انجام دیا۔ جس کی مثال تاریخ انسانی پیش نہیں کر سکتی۔ تاریخ میں اسے مواخات اور بھائی چارے کا نام دیا جاتا ہے۔ حافظ ابن قیمؒ لکھتے ہیں کہ آپؐ نے حضرت انسؓ[20] کے گھر میں انصار اور مہاجرین کے مابین اخوت اور بھائی چارہ قائم کیا۔ بھائی چارے کی بنیاد یہ تھی کہ آدھے مہاجرین اور آدھے انصار ایک دوسرے کے مددگار غم خوار اور موت کے بعد نسبی قرابت داروں کے بجائے ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔ جنگ بدر تک یہ حکم قائم رہا بعد میں سورۃ الاحزاب کے اس آیت (6) کے ذریعے منسوخ کیا گیا۔

"واولوا الارحام بعضهم اولىٰ ببعض"[21]

لہٰذا اب سے صرف نسبی قرابت داری ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔

اس کے بعد مہاجرین اور انصار کے مابین رارث کا حکم ختم ہوا، لیکن اخوت اور بھائی چارے کا عہد باقی رہا اور یہ ایک ایسا بھائی چارہ تھا کہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔[22]

ذیل میں ہم مواخات سے متعلق "تفسیر بیان القرآن" میں مذکور مباحث سیرت تفصیلاً ذکر کرنے کے بعد ان مباحث سیرت کا "سیرت ابن ہشام" کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ پیش کریں گے۔

مواخات بیان القرآن کی روشنی میں

---

[20] آپ کا اسم گرامی انس بن مالک بن نضر ہے۔ رسول اللہؐ کا خاص خادم ہے۔ والدہ ماجدہ کا اسم گرامی سلیم بنت ملحان ہے۔ رسول اللہؐ کا مدینہ کی طرف ہجرت کے وقت اُن کی عمر 10 سال تھی۔ اور امیر المؤمنین عمر بن خطاب کے زمانہ خلافت میں آپ بصرہ میں مقیم پذیر رہے۔ 91 ہجری میں آپ کا انتقال ہوا۔ ابن حجر، الاصابہ، 1/126

[21] الاحزاب، الآیۃ: 6

[22] الرحیق المختوم، ص: 256

حضورؐ نے مدینہ منورہ تشریف آوری کی بعد جو اقدامات اُٹھائے تھے ان میں سب سے پہلا اِقدام اقامتِ الصّلاۃ سے متعلق تھا۔ جس کی تفصیل پہلے فصل میں تفصیلاً بیان ہو چکا ہے۔ اور دوسرا اہم اِقدام جو حضورؐ نے اُٹھایا وہ مواخات کا تھا۔ یہ نہایت اہم اور مشکل ترین کام تھا لیکن حضورؐ نے اسے احسن طریقے سے سرانجام دیا۔۔ حضورؐ نے مہاجرین مکہ کے جو اہم لوگ تھے ان کے انصار مدینہ کے ساتھ سگے بھائیوں کے طرح رشتے قائم کرادیے۔ جس کے نتیجے میں انصار نے ان کے لیے اپنے گھر اور دکانیں تقسیم کی۔ روایت میں ہے کہ ایک انصاری صحابی رسولؐ کی دو بیویاں تھیں اس نے بھائی مہاجر کو یہ پیشکش کی کہ ان دونوں میں سے جو بھی آپ کو پسند ہو میں اسے طلاق دیتا ہوں آپ اس سے نکاح کرلیں۔ کیونکہ میں یہ گوارہ نہیں کرسکتا کہ میری گھر میں میرے دو بیویاں ہوں اور تمہارا گھر آباد نہ ہو[23]۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کس حد تک انصار نے اپنے مہاجرین بھائیوں کا ساتھ دیا۔ اور کس حد تک ان کا اعزاز و اکرام کیا اور کس قدر اخلاص، محبت اور ایثار سے کام لیا۔

چنانچہ حضورؐ نے مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد جو دوسرا بڑا اور اہم اقدام ٹھایا تھا وہ مواخات کا تھا جس کو حضورؐ نے احسن طریقے سے سرانجام دیا۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب مواخات کے حوالے سے سورۃ الانفال کی آیت (72) کی تفسیر فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ ہَاجَرُوۡا وَ جٰہَدُوۡا بِاَمۡوَالِہِمۡ وَ اَنۡفُسِہِمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ الَّذِیۡنَ اٰوَوۡا وَّ نَصَرُوۡۤا اُولٰٓئِکَ بَعۡضُہُمۡ اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ۔[24]

مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد مسلمانوں کا معاشرہ دو علیحدہ گروہوں مہاجرین اور انصار پر مشتمل تھا۔ اس طرح کے تعلق سے پورا قبائلی نظام یک دم تو تبدیل نہیں ہو جاتا۔ چنانچہ غزوہ بدر سے پہلے جن آٹھ مہمات کو حضورؐ نے مختلف علاقوں میں بھیجیں ان میں آپؐ نے کسی انصاری صحابی کو شریک نہیں فرمایا۔ انصار تو پہلی دفع بدر میں شریک ہوئے۔ یہاں یہ نکتہ واضح ہو جاتا ہے کہ مذکورہ آیت کے پہلے حصّے میں مہاجرین کا ذکر ہجرت کے علاوہ جہاد کی تخصیص کے ساتھ کیوں ہوا؟۔ تو یہاں اللہ تعالی نے انصار کی عظمت شان بتائی کہ انہوں نے اپنے دینی بھائیوں کی ہر طرح سے مدد کی۔[25]

اسلامی تاریخ میں یہ مواخات بھی نہایت اہم قدم ہیں۔ انسان کی اندر جو جو کمزوریاں ہیں اس میں طبقاتی تفاوت اور کشمکش بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اوس اور خزرج کے اندر طبقاتی تفاوت اور کشمکش پہلے سے موجود تھا لیکن اسلام اور رسول اللہؐ کی تشریف آوری فرمانے کے بعد یہ تفاوت اور کشمکش ختم ہوکر محبتوں میں بدل گیا۔ اگر مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات قائم نہ کردی گئی ہوتی تو ممکن تھا کہ بہت سے داخلی مشکلات پیدا ہوجاتی۔ دشمنان اسلام نے اس موقع پر بہت کوشش اور تدبیر چلائی لیکن حضورؐ کی فراست، تدبر، اور حکمت نے ایسی تمام تدبیروں اور کوششوں کو ناکام بنادیا۔ چنانچہ رسول مہربانؐ نے صحابی رسول حضرت انسؓ کے گھر میں انصار اور مہاجرین کے مابین باخوت اور بھائی چارہ قائم کیا۔ جس کی بنیاد یہ تھی کہ آدھے مہاجرین اور آدھے انصار ایک دوسرے کے بھائی بھائی ایک دوسرے کے غم خوار اور موت کے بعد ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔ لیکن بعد میں سورۃ الانفال کی آیت (واولوا الارحام بعضھم اولیٰ ببعض فی کتاب اللہ[26]) کی نزول سے یہ حکم منسوخ ہوا۔ یعنی اب شریعت کے قوانین میں خون کے رشتے مقدم ہوں گے۔[27]

---

[23]صحیح البخاری، باب الولیمۃ ولو بشاۃ، 777/2

[24]الانفال الآیہ: 72

[25]بیان القرآن، 250/3

[26]الانفال الآیۃ: 75

[27]بیان القرآن، 53/3

ڈاکٹر صاحب نے یہاں روایت کا مفہوم ذکر کیا ہے۔اصل روایت امام بخاریؒ نے اس طرح ذکر کی ہے" حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِدْرِيسَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ وَرَثَةً وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ-----[28]

مواخات کا موضوع چونکہ تاریخ اسلام میں نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ چنانچہ ذیل آیت کے تحت شارح جلالین مولانا محمد جمال بلند شہری جمالین فی شرحِ جلالین میں لکھتے ہیں مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد وہاں دو قسم کے مسلمان آباد تھے۔ایک وہ لوگ تھے جنہوں نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کے مدینہ منورہ کو اپنا مسکن بنایا تھا انہیں مہاجرین کہتے ہیں۔ جبکہ دوسرے مدینہ منورہ کے اصل باشندے تھے اور آپؐ پر ایمان لا چکے تھے۔اُنہوں نے حضورؐ کو مدینہ منورہ تشریف آوری کی دعوت دی اور ساتھ یہ بھی کہا کہ ہم آپ کے ہر طرح کی حفاظت کے لیے تیار ہیں۔یہاں تک کہ وہ آپ کا دفاع اپنے جانوں سے بھی زیادہ کریں گے۔جب آپؐ اور آپؐ کے اصحاب نے ہجرت فرمائی تو اُنہوں نے اپنے وعدے کی خوب پاسداری کی اور آپؐ کی حفاظت کے ساتھ ساتھ اپنے دینی بھائی مہاجرین کی اپنی جان ومال سے خوب مدد کی اور اپنے گھروں میں جگہ دی اور نکاح کا بندوبست بھی کیا۔ان دونوں گروہوں کی شان میں مذکورہ آیتیں نازل ہوئی ہیں ۔ اسی وجہ سے آنحضرتؐ نے انصار ومہاجرین کے درمیان مواخات یعنی بھائی چارہ قائم کرادی تھی یہ دینی رشتہ خونی اور نسبی رشتے سے بھی زیادہ مضبوط ثابت ہوا۔[29]

بیان القرآن کی روشنی میں "مواخات" سے متعلق مباحث سیرت کو تفصیلاً ذکر کرنے کے بعد اب ہم ان مباحث سیرت کا "سیرت ابن ہشام" کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ پیش کریں گے۔

مواخات سیرت ابن ہشام کی روشنی میں

ابن ہشامؒ نے مواخات کو تفصیلاً ذکر کیا ہے۔چنانچہ آپؒ مواخات کا آغاز آنحضرت محمدؐ کی حدیث مبارکہ سے کرتے ہیں۔پھر جن صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مابین مواخات قائم کیا گیا تھا ان کے نام اور تفصیلات بیان کرتے ہیں۔البتہ مواخات کب قائم ہوا اس حوالے سے ابن ہشامؒ خاموش ہے چنانچہ فرماتے ہیں۔آپؐ نے فرمایا:

تاخَوُا فِي اللَّهِ أَخَوَيْنِ أَخَوَيْن[30]

"اللہ کی راہ میں دو دو شخص بھائی بھائی بن جاو۔"

یہ ارشاد فرمانے کے بعد آپؐ نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا۔ انت اخی فی الدنیا ولآخرہ۔پس رسول اللہؐ اور حضرت علی بھائی بھائی بن گئے۔

اور حمزہ بن عبد المطلب اور زید بن حارثہ بھائی بھائی قرار پائے۔ چنانچہ جب اُحد کے روز لڑائی ہونے لگی تو حمزہ بن عبدلمطلب نے اُنہیں وصیت کی کہ اگر ان کو موت کا حادثہ پیش آئے تو ان کی وصیت کے مطابق عمل کریں۔اور جعفر بن ابی طالب ذوالجناحین کا بنی سلمہ والے معاذ بن جبل سے بھائی چارہ ہوا۔اسی طرح ابو بکر صدیق اور خزرج والے خارجہ بن زید بن ابی زہیر بھائی بھائی قرار پائے۔اور عمر بن الخطاب اور بنی سالم بن عوف

[28] صحیح البخاری، رقم الحدیث:2292

[29] مولانا محمد جمال بلند شہری، جمالین فی شرح جلالین، ط، زمزم پبلشرز اردو بازار کراچی، 2/520-521

[30] الاصابۃ فی تمیز الصحابہ، للامام الحافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، طبعہ، طبعہ بیروت دار لتراث العربی، 2/507

الخزرج والے عتبان بن مالک بھائی بھائی بنے۔ اور ابو عبیدہ بن الجراح جن کا نام عامر بن عبد اللہ تھا اور بنی عبد الاشہل والے سعد بن معاذ بن النعمان بھائی بھائی ٹھہرے اور عبد الرحمٰن بن عوف اور الحارث بن الخزرج والے سعد بن الربیع بھائی بھائی ہوئے اور زبیر بن العوام اور بنی عبد الاشہل والے سلمہ بن سلامتہ بن وقش بھائی بھائی بنے۔ بعض کہتے ہیں کہ زبیر کا بنی زہرہ کے حلیف عبد اللہ بن مسعود سے بھائی چارہ ہوا تھا۔ اور عثمان بن عفان اور بنی نجار والے ثابت بن المنذر بھائی بھائی قرار پائے۔ اور طلحہ بن عبید اللہ اور بنی سلمہ والے کعب بن مالک میں برادری قائم ہوئی۔ اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل اور بنی النجار والے ابی بن کعب میں بھائی چارہ ہوا۔ اور مصعب بن عمیر بن ہاشم اور بنی النجار والے ابو ایوب خالد بن زبیر بھائی بھائی ٹھہرے۔ اور ابو حذیفہ بن عقبہ بن ربیعہ اور بنی عبد الاشہل والے عباد بن بشر بن وقش میں برادری قرار دی گئی۔ اور بنی مخزوم کے حلیف عمار بن یاسر اور بنی عبد الاشہل کے حلیف بنی عبس والے حذیفہ بن الیمان میں بھائی چارہ ٹھہرا۔ بعض کہتے ہیں عمار بن یاسر کا بھائی چارہ بلحارث بن الخزرج والے ثابت بن قیس سے ہوا تھا جو رسول اللہؐ کے خطیب تھے۔ اور ابو ذر غفاری کا بھائی چارہ بنی ساعدہ بن کعب ابن الخزرج والے منذر بن عمر سے ہوا تھا۔ حاطب بن ابی بلتعہ کا بنی عمرو بن عوف والے عویم بن ساعدہ سے بھائی چارہ ہوا۔ اور سلمان فارسی کا بلحارث بن الخزرج والے ابو الدرداء عویمر بن ثعلبہ سے۔ حضرت ابو بکر صدیق کے آزاد کردہ غلام حضرت بلال کا نبی کریمؐ کے مؤذن کا ابو رویحہ عبد اللہ بن عبد الرحمن الخثمی ثم الفرعی رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھائی چارہ ٹھہرایا۔

ابن ہشامؒ نے انصار اور مہاجرین کے درمیان جو مواخات کا ذکر کیا ہے۔ جو کہ فتح الباری شرح صحیح البخاری میں اس طرح نقل ہے کہ مواخات ہجرت کے پانچ ماہ بعد پینتالیس مہاجرین اور پینتالیس انصار کے مابین حضرت انسؓ کے مکان میں ہوئی۔[31]

مواخات کا واقعہ سیرت النبیؐ کے واقعات میں نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے چنانچہ اس حوالے سے مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ اپنے کتاب سیرت المصطفیٰ میں مواخات کا تذکرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

جب مہاجرین مکّہ اللہ کی خاطر اپنے اہل وعیال، دوست واحباب، اور گھر بار چھوڑ کر مدینہ منورہ پہنچے تو آپؐ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان اخوت اور بھائی چارہ قائم کیا تاکہ مہاجرین مکہ کی اپنے اہل وعیال کی مفارقت اور وطن سے جائی اور پریشانی انصار کی الفت اور محبت میں بدل دی جائے۔ چنانچہ رسول اللہؐ نے مہاجرین اور انصار کو ایک رشتے میں منسلک کرکے ایک جسم کے مانند قرار دیا اور تفرق کا نام ونشان ختم کر دیا۔ اور فرمایا تم سب مل کر اللہ رب العزت کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔ تفرق اور اختلاف سے بالکل محفوظ رہیں۔ اور اجتماعیت کی وجہ سے اللہ کا ہاتھ (یعنی اللہ کی مدد ونصرت) ان کے سر پر ہو۔ خادم اور مخدوم ایک صف میں آجائیں سارے دنیا کے تمام امتیازات مٹ کر صرف اور صرف تقویٰ او پرہیز گاری باقی رہے۔ انہیں مصلحت کی وجہ سے آپؐ نے ہجرت سے قبل صرف مہاجرین میں باہمی رشتہ مواخات قائم فرمایا اور ہجرت کے بعد مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمائی۔[32]

مذکورہ واقعہ (مواخات) کو "بیان القرآن" اور "سیرت ابن ہشام" کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ ذکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے مواخات کے بارے میں وہی کچھ ذکر کیا ہے جو مواخات کے نتیجے میں ظاہر ہوا جس کی وجہ سے انصار اور مہاجرین ایک دوسرے کے جسم کے جز بن گئے اور بھائیوں کی طرح زندگی گزارنے لگے ورنہ اس سے پہلے ان کے درمیان طبقاتی تفاوت اور کشمکش پہلے سے موجود تھا لیکن حضورؐ نے

---

[31] فتح الباری، 7/210

[32] مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، سیرت مصطفیٰؐ، الطاف اینڈ سنز کراچی، 1/434-436

اس تفاوت کو محبتوں میں بدل دیا اور اگر یہ مواخات قائم نہ ہوتی تو ہو سکتا تھا کہ پہلے کی طرح ہمیشہ کے لیے داخلی مشکلات پیدا ہو جاتیں۔ لیکن آپ ؐ نے اپنی رواداری اور کشادہ دلی سے ایسے قوانین مرتب فرمائے جو ہمیشہ کے لیے محبتوں میں بدل گئے۔ لیکن اس کی باوجود بھی منافقین اور یہود کسی نہ کسی بہانے سے ان کے درمیان نفرتیں پیدا کرنے کی کوشش اور مختلف تدبیریں کرتے رہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی کرم سے انہیں ناکام بنایا اور مسلمان اور بھی ایک دوسرے کے قریب ہونے لگے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرۃؓ[33] سے مروی ہے" حدثنا الحكم بن نافع، اخبرنا شعيب، حدثنا ابو الزناد، عن الاعرج، عن ابي هريرة رضي الله عنه، قال:" قالت الانصار للنبي صلى الله عليه وسلم: اقسم بيننا وبين إخواننا النخيل، قال: لا، فقالوا: تكفونا المئونة ونشرككم في الثمرة، قالوا: سمعنا واطعنا[34] ۔

رسول اللہ ؐ نے اس مواخات کو محض کھوکھلے الفاظ کا جامہ نہیں پہنایا تھا بلکہ یہ ایک ایسا نافذ العمل عہد و پیمان تھا جو خون اور مال سے مربوط تھا۔

اور سیرت ابن ہشام کے مطالعے سے یہ ثابت ہو تا ہے کہ ابن ہشامؒ مذکورہ بحث میں فقط جن جن حضرات کے درمیان مواخات قائم ہوا تھا ان کے نام تفصیلاً ذکر کیے ہیں۔ جن کا ذکر مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے اپنی سیرت کی کتاب سیرت مصطفیؐ میں بھی نقل کیا ہے البتہ یہ مواخات کب قائم ہوا ابن ہشام اس حوالے سے خاموش ہے ۔ لیکن اکثر سیرت نگاروں نے اس حوالے سے یہ ذکر کیا ہے کہ یہ تعمیر مسجد نبوی کے بعد کیا گیا جس کی طرف ڈاکٹر محمود احمد غازی نے محاضرات سیرت اور مولانا صفی الرحمٰن نے الرّحیق المختوم میں اشارہ کیا ہے۔

خلاصہ بحث

ڈاکٹر صاحب کی رائے کے مطابق، مواخات کے قیام نے صرف مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارہ اور باہمی اتحاد کو فروغ نہیں دیا، بلکہ اوس اور خزرج کے درمیان کئی دہائیوں سے موجود طبقاتی تفاوت اور باہمی چپقلش کو بھی ختم کیا۔ اس کے باوجود، منافقین اور یہود کی بارہا کوششوں کے باوجود، وہ دوبارہ ان کے درمیان اختلافات کو ہوا دے کر اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل نہیں کر سکے۔

سیرۃ ابن ہشام چونکہ سیرت و تاریخ کی ایک جامع کتاب ہے، اس میں مواخات کے قیام کی تمام تر تفصیلات فراہم کی گئی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اس واقعے کی طرف اجمالاً اشارہ کرتے ہوئے اس کی افادیت اور نتائج کا استخراج کیا، خاص طور پر رسول اللہ ﷺ کی دور اندیشی اور معاملہ فہمی جیسے اہم پہلوؤں پر زور دیا ہے۔

یہ مواخات رسول اللہ ﷺ کا دوسرا اہم اقدام تھا جو ہجرت کے بعد اٹھایا گیا۔ اس کے علاوہ، تیسرا اہم اقدام مختلف اقوام کے ساتھ معاہدات کا قیام تھا، جس کی تفصیل آئندہ فصل میں ان شاءاللہ ذکر کی جائے گی۔

---

[33] آپ کا اصل نام عبد الرحمن بن صخر اور ابو ہریرہ کنیت ہے۔ اصل خاندانی نام عبد الشمس تھا۔ کنیت کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپ خود کہتے ہیں کہ میں نے ایک بلی پالی ہوئی تھی رات کو اسے ایک درخت میں رکھتا تھا صبح کو جب بکریاں چرانے جاتا تو ساتھ لے لیتا اور اس کے ساتھ کھیلتا تھا۔ اسی وجہ سے لوگوں نے مجھے ابو ہریرہ کہنا شروع کیا۔

[34] صحیح البخاری، باب اخاء النبیؐ بین المہاجرین الانصار، اکفنی مؤنۃ النخل، مکتبہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی 1 /312

تعمیر مسجد نبوی کے حوالے سے، تفسیر بیان القرآن میں سیرت ابن ہشام کی روشنی میں مزید تحقیقی مطالعہ پیش کیا جائے گا، تاکہ اس اقدام کی تاریخی اور مذہبی اہمیت کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے۔ یہ مطالعہ اس بات کو واضح کرے گا کہ مسجد نبوی کا قیام کیسے اسلامی معاشرت کی بنیاد اور مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کے مرکز کی حیثیت رکھتا تھا۔